Al-Aẕvā الاضواء
ISSN 2415-0444; E- ISSN 1995-7904
Volume 33, Issue,49, 2018
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan.

قرآن و سنت کی رو شنی میں مایو سی کا تدا ر ک

The Remedy of Pessimism in the light of the Qur'ān and Sunnah

محمد عبداللہ*

Abstract

We are facing different problems in our national life. Among them increasing frustration is a core problem of our society, which is very dangerous with reference to individual & collective development. In order to prevent ourselves from frustration we usually depend upon the opinion of psychiatrist & psychological treatment. Islam presents the solution of each problem of human being. Therefore it is essential to consult Islamic Ideology for solution and treatment of frustration besides its treatment through medicines and psychological methods. This paper is focused on causes of frustration, its consequences and eradication of frustration in the light of Islamic Ideology (Qura'an and Sunnah).

Key words: Pessimism, Islam and pshycology, Islamic teachings.

اللہ تعالیٰ نے انسا ن کو اشر ف المخلو قا ت پید ا کیا ہے۔ اور تما م کا ئنا ت کو اس کیلئے مسخر فرما دیا ہے۔ انسان کا کا م اللہ تعالیٰ کی عبا د ت کر نا اور اسکی بنائی ہو ئی کا ئنا ت اور مظا ہر ِ فطر ت پر غو ر کر نا ہے۔ انسا ن کی ذمہ دار ی ہے کہ وہ دنیا میں حق و صداقت اور انصا ف کا بول با لا کر نے کیلئے اپنی تو انا ئیا ں صر ف کر ے اور تمام لوگوں کوخیر کی دعو ت دیتار ہے۔ اس طرح انسا ن پر حقوق اللہ اور حقو ق العبا د کی صو ر ت میں کچھ ذمہ دا ریا ں عائد کی گئی ہیں جن کی ادا ئیگی سے ایک متو ا ز ن اور پر امن انسا نی معا شرہ تشکیل پا سکتا ہے۔ یہ سب کچھ اسی وقت ممکن ہے جب انسا ن پر عز م اور پر امےد ہو کر اپنے فرائض نبھا تا رہے۔ اور راستے میں آنے والی کسی مشکل اوررکاوٹ کو دیکھ کر ما یو س و نا امید نہ ہو بلکہ ہمت وصبر سے مشکلات کا مقا بلہ کر تے ہوئے اپنا سفر جا ری رکھے ۔ یہی وجہ ہے کہ اسلا م نے ما یو سی اور اسکی طر ف لے جا نے والے عوامل کی حو صلہ شکنی کی ہے اور ہر حا ل میں اپنے خا لق و ما لک پر یقین رکھنے کی تلقین کی ہے ۔ ذیل میں مایوسی کے لغوی و اصلاحی مفہوم ، مایوسی کی وجوہات

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی ، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان،پاکستان

اور نقصانات کے علاوہ قرآن و سنت کی روشنی میں مایوسی کے تدارک کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

لغو ی مفہوم:

عر بی میں ما یو سی کا ما دہ ’’یئس‘‘ ہے جس کے معنی لغت کے مطابق یوں ہیں"سے نا امید و ما یو س ہو نا، کو چھو ڑ دینا، سے دستبر د ار ہو نا ، دست کش ہو نا کے بغیر گز ا رہ کر نا، کی سب امید چھو ڑ دینا(1)انگر یز ی میں ما یو سی کیلئےFrustration کا لفظ استعمال ہو تا ہے۔ جس کے معنی اردو لغت کے مطابق"ما یو سی، ناکامی ، محرو می ، شکست ، ہار"ہیں(2)

اصطلا حی مفہو م:

اصطلا ح میں مایو سی سے مراد یہ ہے کہ انسا ن، حال اور مستقبل میں اپنے حا لا ت کی بہتر ی سے نا امید ہو جا ئے اوریہ کیفیت اسے قو ت عمل سے محر و م کر دے اور کسی انتہا ئی اقدا م پر آما دہ کردے جو اپنی یا کسی دوسر ے کی زند گی کا خا تمہ بھی ہو سکتا ہے۔

مایوسی کی وجو ہا ت:

ما یو سی کی داخلی اور خا ر جی سطح پر کئی وجوہا ت اور اسبا ب ہو سکتے ہیں جن کا دائر ہ انسا ن کے نفسیا تی مسائل سے لے کر معا شر ہ میں مو جو د ہ نا ہمو ار یو ں اور نا انصا فیو ں تک پھیلا ہو ا ہے ۔ کچھ لو گ فطر تی طو رپر کم ہمت اور پست حوصلہ ہوتے ہیں اور انہیں جب کسی معمو لی سے چیلنج کا مقا بلہ کر نا پڑے تو فو راً ہمت ہا رجا تے ہیں۔ اس طر ح بعض اوقا ت معا شر ے میں مو جو د طبقا تی کشمکش اور امیر و غر یب کے درمیا ن بڑھتی ہوئی خلےج بھی احسا س محر و می کا سبب بن جا تی ہے۔ مایوسی کے اہم اسباب درج ذیل ہیں:۔

1۔ بے جا خوا ہشیں:

ایجا د ا ت کے اس دور میں آئے دن نئی نئی چیزیں، مشینیں اور آلا ت وجو د میں آرہے ہیں اور نمود ونما ئش کی دو ڑ میں ہر شخص جد ید تر ین ایجا د ا ت سے مستفید ہو نا چا ہتا ہے۔ اپنی حیثیت اور آمد نی کی پر و اہ کئے بغیر ہر شخص قر ض لے کر یا ما ہا نہ اقسا ط پر مختلف چیز یں خر ید تا ہے اور پھر جب قر ض کی واپسی کی کوئی صو ر ت نہیں بنتی اور کم آمد نی کی وجہ سے رو زمر ہ ضرو ر یا ت کا حصو ل بھی مشکل ہو جا تا ہے تو انسا ن زند گی سے ما یو س ہو نے لگتا ہے۔ انسا ن کی ان طو یل تمنا ؤ ں کا ذکر ہمیں کئی احادیث طیبہ میں ملتا ہے:۔

حضر ت انس ؓ بیا ن کر تے ہیں کہ رسو ل اللہ ﷺ نے فرما یا : چا ر چیز یں بد بختی کی علا مت ہےں۔ آنکھو ں کاخشک ہو جانا ، دل کا سخت ہو جا نا ،

لمبی امید رکھنا اور دنیا کی حر ص کر نا (3)
حضر ت عبدا اللہ بن مسعو د ؓ بیان کر تے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چو کو ر خط کھینچا اور چو کو ر کے وسط میں ایک خط کھینچا جو اس چو کو ر سے با ہر نکلا ہو ا تھا ۔ اس کے وسط میں چھو ٹے چھو ٹے خطو ط کھینچے جو اس متو سط خط کی جا نب تھے ۔ پھر فرمایا یہ انسا ن ہے اور یہ اسکی مو ت ہے جس نے احا طہ کیا ہو ا ہے اور یہ خط جو اس چو کو ر سے با ہر نکلا ہو ا ہے، یہ اسکی امیدیں ہیں اور یہ چھو ٹے چھو ٹے خطو ط اس کو عا رض ہو نے والے مصا ئب ہیں اگر اس مصیبت سے بچ نکلا تو یہ مصیبت اس کو ڈس لے گی اور اگر اس سے بچ نکلا تو یہ مصیبت اس کو ڈس لے گی۔ (4)
اس طر ح ایک حدیث پا ک میں حضر ت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضو ر ﷺ سے فرما یا یہ ابن آدم ؑ ہے اور یہ اسکی موت ہے ۔آپ نے اپنا ہا تھ اپنی گد ی پر رکھا پھر اس کو پھیلا دیا اور فر مایا یہا ں اسکی امید ہے اور یہا ں اسکی امید ہے ۔(5)
ایک رو ایت ام الو لید بنت عمر ؓ سے ہے، وہ فر ما تی ہیں "ایک دن رسو ل اللہ ﷺ تشر یف لا ئے اور فرما یا اے لوگو! کیا تم حیا نہیں کر تے مسلما نو ں نے کہا یا رسو ل اللہ کسی چیز سے ؟آپ ﷺ نے فرما یا تم ان چیز و ں کو جمع کر تے ہو جن کو کھا نہیں سکتے اور ان مکانو ں کو بنا تے ہو جن میں تم نہیں رہو گے ۔ اور تم ان چیز و ں کی امید رکھتے ہو ئے جن کو پا نہیں سکتے، کیا تم اس سے حیا نہیں کر تے ۔ (6)
لمبی امید رکھنا دراصل ایک نفسیا تی بیما ر ی ہے اور جب یہ بیما ر ی دل میں جگہ پکڑ لے اس کا علا ج مشکل ہو جا تا ہے لمبی امید کی حقیقت دنیا کی محبت اور اس پر اوندھے منہ گر جا نا ہے۔ اور آخر ت سے اعر ا ض کر نا ہے چو نکہ تمام امید و ں کا پو ر ا ہو نا ممکن نہیں اس لئے یہ انسا ن کو ما یو سی کے د ہا نے تک لے جا تی ہے۔

2۔ایما ن کی کمز و ر ی:

اللہ تعالیٰ کی ذات پر اگر یقین کا مل ہو تو انسا ن ہر قسم کی مشکلا ت کا ثا بت قد می سے مقا بلہ کر سکتاہے کیو نکہ اہل ایما ن کو قرآن کریم میں بتا دیا گیا ہے۔ کہ دنیا میں رو نما ہو نے والا ہر واقعہ یا حادثہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر وقو ع پز یر نہیں ہو سکتا اور پھر وہی ذ ات ہے جو انسا ن کو اس سے نجا ت عطا فر ما سکتی ہے ۔ قرآ ن کر یم میں ارشا دباری تعالیٰ ہے:

﴿مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي ٱلْأَرْضِ وَلَا فِيٓ أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَآ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ﴾ (7)

"زمین میں اورتمہا ری جا نو ں میں جو بھی مصیبت آتی ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم اس مصیبت کو پید اکر یں وہ ایک کتا ب میں لکھی ہو ئی ہے"۔

اس لئے مصیبت و راحت ہر حا ل میں مسلما ن کی تو جہ اپنے رب کی طر ف رہتی ہے وہ مصیبت میں صبر کر تا ہے اور راحت میں شکر کر تاہے ۔
عکر مہ بیان کر تے ہیں کہ حضر ت عبدا للہ ابن عبا س ؓ نے فر ما یا ۔ ہر شخص غمگین بھی ہوتا ہے اور خو ش بھی ہو تا ہے۔ لیکن مو من اپنی مصیبت پر صبر کر تا ہے اور اپنی نعمت پر شکر کر تا ہے۔ (8)
حضر ت ابو صالح ؒ معر و ف تا بعی حضر ت سعید بن جبیرؓ کا واقعہ بیان کر تے ہیں کہ جب وہ مکہ سے کو فہ آئے تاکہ واسط میں انہیں حجا ج بن یو سف کے پا س لے جا یا جا ئے تو ہم تین یا چا ر شخص انکے پا س گئے انکو لکڑی کے ایک پنگھو ڑے میں رکھا ہو ا تھا ہم انکے پا س بیٹھ گئے اورہم میں سے ایک شخص رو نے لگا سعید نے پوچھا تم کیو ں رورہے ہو اس نے کہا آپ کو اس مصیبت میں دیکھ کر رو رہا ہو ں۔ سعید ؓنے کہا مت رووکیو نکہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم تھا کہ ایسا ہو نا ہے پھر آپ نے (محو لہ بالا) آیت پڑھی۔ (9)
مومن مشکل اور نا مساعد حا لا ت میں ما یو س نہیں ہو تا بلکہ اپنے رب کی طر ف رجو ع کر تا ہے کیونکہ وہ جا نتا ہے۔
﴿أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ ﴾ (10)
"جب بے قرا ر اسکو پکا ر تا ہے تو اسکی دعا کو کو ن قبو ل کر تا ہے اور کو ن تکلیف کو دو ر کر تا ہے"
جب انسا ن اس ہستی کی طر ف پلٹ آتا ہے جو تمام دکھو ں کو دو ر کر سکتی ہے تو پھر یہ یقین اسے ایک خاص قسم کا حو صلہ اور صبر عطا کر تا ہے ایسا شخص کبھی ما یو سی کی اتھا ہ گہر ائیو ں میں نہیں گرتا ۔

3 ۔نا کا می اور نا مسا عدحا لا ت:

کسی بھی معاملے میں نا کا می انسا ن کو شد ید احسا س محر و می کا شکا ر کر کے کبھی کبھی ما یو سی کی طر ف لے جاتی ہے ہم اکثر سنتے ہیں کہ کسی طا لب علم نے امتحا ن میں نا کا می یا نمبر کم آنے پر خو دکشی کر لی ۔ اس طر ح بیماریاں ، فقر و تنگ دستی ، اولا دکا نہ ہو نا بے رو ز گا ری یا غلہ اور پھلو ں کا کم پید ا ہو نا، قیمتو ں کا چڑ ھ جا نا اور لوگو ں کا مسلسل بھو ک میں مبتلا ہو نا یا اس طر ح کے اور مسائل انہیں ما یو س کر نے کا سبب بن سکتے ہیں لیکن ان تمام مشکلا ت سے نمٹنے کیلئے رجو ع الی اللہ ایک ایسی دولت ہے جو انسا ن کو سہا ر ا عطا کر تی ہے۔
نبی کریم نے فرما یا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان کا ذائقہ محسو س نہیں کر سکتا ۔ جب تک اس کو یہ یقین نہ ہو کہ اس پر جو مصیبت آئی ہے وہ اس سے ٹل نہیں سکتی تھی ۔ اور جو مصیبت اس سے ٹل گئی ہے وہ اس پر آنہیں سکتی تھی(11) تقد یر پر یقین ِکا مل انسا ن کو خطر ا ت وحادثا ت میں ما یو س ہو نے سے محفوظ رکھتا ہے اور اسے صبر اور حو

صلے کی طاقت عطا کر تا ہے۔

4۔ حسد و کینہ:

حسد ایک ایسی بیمار ی ہے جو انسا ن سے زند گی کی رو نق اور اطمینا ن و سکو ن چھین لیتی ہے اور وہ اند ر ہی اند ر دوسروں کی کا میا بیو ں پر کڑھتا رہتا ہے ،وہ یہ خوا ہش رکھتا ہے کہ لو گو ں کو ان کی نعمتو ں اور خو شیو ں سے محر و م کر دے اور چونکہ اس کے بس میں کچھ نہیں ہو تا لہٰذ ا وہ ایک نفسیا تی مر یض بن جا تا ہے۔ اور بعض اوقا ت کوئی انتہا ئی قد م اٹھا نے پر بھی تیار ہو جا تا ہے۔ اسلا م نے حسد سے اجتنا ب پر بھی بہت زوردیا ہے ۔ حضر ت ابوھریر ہ ؓسے رو ایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یا حسد سے بچتے رہنا کیو نکہ حسد نےکےوں کو اس طر ح کھا جا تا ہے جیسے لکڑی کو آگ (12)

حضر ت ابو ھر یرہ ؓسے ایک اور روا یت ہے جس میں رسو ل اللہ ﷺ نے حسد سے محفو ظ رہنے کیلئے علاج بھی تجو یز فر ما یا ۔ آپ نے ارشا د فرما یا ۔ تین چیز و ں سے کوئی شخص نہیں بچ سکے گا۔ حسد ، بد گما نی اور بدفالی، اور میں تم سے عنقر یب بیان کر و ں گا کہ ان سے نکلنے کی کیا صو ر ت ہے جب تم کسی سے حسد کر و تو اس سے بغض نہ رکھو اور جب تم بد گما نی کر و تو اس کے پیچھے نہ پڑ و اور جب تم بد شگو نی نکا لو تو اپنے کا م پر رو ا نہ ہو جا ؤ۔ (13) اگر کسی سے خد ا نخوا ستہ حسد پیدا ہو بھی جا ئے تو انسا ن اگر اپنے دل کو اسکے خلا ف بغض اور کینہ کے جذبات سے محفو ظ رکھے تو اس حدیث طیبہ پر عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے حسد کے برے نتا ئج سے بچا لے گا۔

5۔ عد م مسا و ات :

معا شر ے میں موجو د عد م مسا و ات بھی ما یو سی کا ایک ذریعہ بن سکتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قا نو ن سب کیلئے یکساں نہیں اور نہ ہی رو ز گا ر اور تر قی کے مو اقع سب کیلئے ایک جیسے ہیں۔ سفا ر ش اور پیسے کی مد د سے قا نون اور میرٹ کی دھجیا ں اڑ ا دی جا تی ہیں۔ کر پشن اور بد عنو ا نی عام ہے ہما ر املک کر پٹ مما لک میں شما ر ہو تا ہے ایسی صو ر تحا ل میں جب حقدا ر کو اس کا حق نہیں ملتا اور اس باب میں اسکی تما م کو ششےں لا حاصل ثا بت ہو تی ہیں تو وہ ما یو سی کا شکا ر ہو جا تا ہے اگر قانون، انصاف اور تر قی کے مو اقع سب کو یکسا ں مہیا کئے جا ئیں تو معا شر ے سے ما یو سی و محر و می کے احسا س کا خا تمہ ممکن ہے۔

ما یو سی کے نقصا نا ت:

ما یو سی انسا ن سے جینے کا شوق چھین لیتی ہے اور وہ نفسیا تی طو ر پر ایک ہا ر ا ہو انسا ن بن جا تا ہے۔ اس کیفیت میں وہ ایک ایسا شہری بن جا

تا ہے جس سے کسی خیر اور فا ئد ہ کی تو قع نہیں ہو تی بلکہ کسی بھی وقت وہ ایک لا و ا کی طر ح پھٹ کر اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو شد ید نقصا ن پہنچا سکتا ہے۔ ما یو سی کے چند نقصا نا ت در ج ذیل ہیں:۔

1۔ بے حسی اور غیر فعا لی:

ما یو سی کا کم سے کم نقصا ن تو یہ ہے کہ یہ انسا ن سے کچھ کر نے کی ہمت چھےن لیتی ہے۔ وہ شخص بے حس ہو جا تا ہے اسکی تما م صلا حیتیں کا فو ر ہو جا تی ہے۔ وہ اگر کسی خا ند ا ن کا سر بر اہ ہے تو پو ر ا گھر انا بے یا رو مد د گا ر ہو جا تا ہے جب وہ خو د معا شرے پر ایک بو جھ بن جا تا ہے تو کسی اور کی کفا لت کر نے کا تو سوال ہی پید ا نہیں ہو سکتا ۔

اسلا م نے تو ایک مومن پر با ر با ر ز و ر دیا ہے کہ وہ دوسر و ں کو نفع پہنچا ئے اور انکی تکلیفیں دو ر کر نے میں ان کی مد د کرے ۔ یہاں تک کہ راستے سے تکلیف دہ چیزہٹا دینے کو بھی ایک اہم تر ین عمل قر ا ر دیا ہے حضرت ابو برزہ اسلمیؓ کا بیان ہے کہ میں نے عر ض کیا یا رسو ل اللہ ﷺ مجھے عمل بتائےے جس سے میں نفع اٹھا ؤ ں آپ ﷺ نے فرمایا مسلما نو ں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دو ر کر و ۔ (14)۔ ایک بے حس اور غیرفعا ل شخص کسی کو فا ئد ہ پہنچا نے ےا اس کی تکلےف دور کرنے کی صلاحےت سے محروم ہو جاتا ہے ۔ اور اشرف المخلوقات ہو کر جمادات کے مرتبے سے بھی گر جاتا ہے۔

2۔ عدم برداشت اور انتقامی سوچ:

مایوسی انسان کے اندر برداشت ختم کر دےتی ہے۔ وہ اپنی محرومیوں کا بدلہ دوسروں سے لےنا چاہتا ہے اور انہےں کو اپنے مسائل کا ذمہ دار سمجھتا ہے۔ چونکہ وہ ایک نفسیاتی مریض بن چکا ہوتا ہے اس لئے معمولی باتوں پر اس کا ردعمل انتہائی شدےد بھی ہو سکتا ہے۔ ےہاں تک کہ وہ کسی کی جان تک لے سکتا ہے۔ ماےوسی کے شکار شخص کےلئے اخلاق، ضابطے ےا قانون کی کوئی حےثےت نہےں رہتی ۔

3۔خود کشی:

ماےوسی کی انتہا ےہ ہے کہ انسان کو اپنی زندگی ےا مستقبل سے کوئی امےد باقی نہےں رہتی اور اسے تمام مسائل مشکلات اور محرومےوں کا ازالہ اپنی زندگی کے خاتمہ میں ہی نظر آتا ہے ۔ لہٰذا وہ خود کشی کا ارتکاب کر لےتا ہے۔ مسٹر بیک (Beck) اور چند دےگر ماہرین نفسیات نے 10 سال میں ہونے والی خود کشےوں کے مطالعے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ 91 فےصد خود کشےاں ماےوسی کی وجہ سے تھےں۔ (15)

اسلام نے خود کشی سے منع کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَلاَ تَقْتُلُوٓاْ أَنْفُسَكُمْ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً ﴾ (16)

"اور اپنے آپ کو ہلاکت مےں نہ ڈالو بے شک اللہ تم پر بہت رحم فرمانے والا ہے"

ایک حدیث پاک میں جو حضرت ابو ھرےرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ نے خودکشی کرنے والے کےلئے وعےد بےا ن فرمائی۔ آپ نے فرمایا جو شخص جس ہتھےار سے خود کشی کرے گا تو دوزخ مےں وہ ہتھےار اس شخص کے ہاتھ مےں ہو گا اور وہ شخص جہنم مےں اس ہتھےار سے ہمےشہ خود کو زخمی کرتا رہے گا اورجو شخص زہر سے خود کشی کرے گا وہ جہنم مےں ہمےشہ زہر کھاتا رہے گا اور جو شخص پہاڑ سے گر کر خود کشی کرے گا وہ جہنم کی آگ مےں ہمےشہ گرتا رہے گا۔ (17)

مایوسی کا تدارک اسلامی احکام کی روشنی میں:

اسلام ہر برائی کو جڑسے ختم کرتا ہے اور ان تمام عوامل و اسباب کی حوصلہ شکنی کرتا ہے جو کسی بڑی برائی کی طرف لے جا سکتے ہےں۔ ماےوسی کے حوالے سے بھی ہم درج بالا اسباب مےں دےکھ چکے ہےں کہ اسلام نے ہر ہر سبب کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ کوئی شخص زندگی سے مایوس نہ ہو اور پر امید اور پر عزم ہو کر اپنا سفر حےات جاری رکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے مایوسی کے خاتمہ کےلئے براہ راست احکام بھی عطا کئے ہےں جن میں سے چند ایک ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

1۔مایوسی گناہ ہے:

اسلام نے اللہ اور بندے کے تعلق میں ہمےشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ بندہ اپنے رب کی رحمت سے پر امید رہے اور کبھی مایوس نہ ہو۔ چاہے وہ کتنا بڑا گناہ گار ہو پھر بھی اللہ کی رحمت پر بھروسہ رکھے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے :

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ﴾ (18)

"اور میری رحمت ہر چےز پر محیط ہے"۔

اللہ تعالی نے مومنین کی یہ صفت بےان کی ہے ۔

﴿أُوْلَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَةَ ٱللَّهِ ﴾ (19)

"وہ اللہ کی رحمت کی امےد رکھتے ہےں"۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴾ (20)

"آپ کہئےاے میرے وہ بندو جو (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کر چکے ہو۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ تمام گناہوں کو بخش دے گا۔ بے شک وہی بخشنے والا ، بے

حد رحمت فرمانے والا ہے "۔
اس آیت میں 'لاتقنطوا' کا لفظ ہے۔ اس کا مصدر قنوط ہے۔
قنوط کے معنیٰ ہیں سب سے بڑی ناامیدی۔ قنوط کی تعریف یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے بالکل مایوس ہونا اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب فطرت سلیمہ اور اللہ پر ایمان لانے کی صلاحیت بالکل زائل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو غرغرہ موت تک توبہ کرنے کی مہلت دی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے تمام گناہوں کی مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے خواہ وہ گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ ہوں۔ خواہ ان کی تعداد سمندر کے جھاگ ، درختوں کے پتوں یا ریت کے ذروں اورآسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہو۔ (21)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر مجھے اس آیت (موخرالذکر)کے بدلے میں دنیا اور مافیہا بھی مل جائے تو مجھے پسند نہیں ہے ۔ (22)

اس طرح ایک حدیث پاک میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ، بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا پھر وہ لوگوں سے سوال کرنے نکلا ۔اس نے ایک راہب سے سوال کیا آیا اسکی توبہ ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا ، پھر وہ شخص سوال کرنے نکلا تو ایک شخص نے اس سے کہا فلاں فلاں بستی میں جاؤ تو اس کو موت نے آلیا اس نے اپنا سینہ اس بستی کے قریب کرلیا پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں اس کے متعلق بحث ہوئی تو اللہ نے اس زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جائے اور دوسری زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جائے اور فرمایا ان دونوں زمینوں کی پیمائش کرلو ، تو وہ زمین (جس کی طرف جا رہا تھا) ایک بالشت زیادہ قریب تھی سوا سکی مغفرت کر دی گئی ۔(23)

جب سو انسانوں کا قاتل بھی اللہ کی رحمت و مغفرت کا مستحق ہو سکتا ہے تو پھر کسی اور گناہ گار کو اللہ کی رحمت سے کیوں پر امید نہیں ہونا چاہیے۔ اس موضوع پر احادیث تو اتر کو پہنچی ہوئی ہیں جو ہر حال میں اپنے رب کی رحمت سے امید رکھنے کی تاکید کرتی ہیں۔

2۔ اللہ کی ذات پر یقین:

اللہ تعالیٰ کی ذات پر پختہ یقین انسان کو ہر طرح کی مایوسی اور محرومی کے احساس سے محفوظ رکھتا ہے مثلاًاگر انسان کی معاشی حالت بہتر نہ ہو اور غربت و افلاس کا شکار ہو تو اللہ کی ذات پر یقین اُسے خود سوزی و خود کشی کا خیال تک نہیں آنے دے گا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ حقیقی رازق اللہ تعالی ہے اور اس نے جس کو پیدا کیا ہے اس کو رزق بھی مہیا فرماتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

﴿وَلاَ تَقْتُلُوٓاْ أَوْلاَدَكُم مِّنْ إمْلاَقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ﴾ 24)
"اور اپنی اولاد کو رزق میں کمی کی وجہ سے قتل نہ کرو ، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی "۔
اگر انسان کسی مشکل یا مصیبت میں گرفتار ہو تو اللہ کی ذات پر یقین رکھنے والا اسی کی طرف رجوع کر ے گا اس سے دعا مانگے گا کیونکہ اللہ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے و ہ جسے چاہے جتنا چاہے عطا فرما تاہےـقرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :
﴿ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلاَّ عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلاَّ بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴾ (25)
"اور ہمارے ہی پاس ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم اس کو صرف معین انداز ے کے مطابق نازل کرتے ہیں"
ذات الہٰی پر یقین انسان کو مایوسی کی تاریکیوں میں امید کی کرن اور جینے کا حوصلہ عطا کر تا ہے وہ اپنی تمام محرومیوں کے ازالہ کے لئے اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے گڑ گڑا کر دعا کرتا ہے اور دعا ایک ایسا ہتھیار ہے جو اسے ہر قسم کی مشکلات سے نکال دیتا ہے ۔
حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمھیں وہ چیزنہ بتا ؤں جو تمھیں تمھارے دشمنوں سے نجات دے اور تمھارے رزق کو زیادہ کر ے؟ تم دن رات اللہ سے دعائیں کیا کر و کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (26)(

3۔ تقدیر پر ایمان:

تقدیر پر کامل ایمان انسان کو مکمل حوصلہ عطا کرتا ہے۔ جب اُسے یقین ہو کہ جو کچھ اللہ نے اس کے لئے مقدر کیا ہے وہ کوئی چھین نہیں سکتا اور جو اسکی قسمت میں نہیں ہے و ہ اسے مل نہیں سکتا تو یہ یقین انسان کو مایوسیوں سے محفوظ کردیتا ہے۔ تقدیر پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ حضرت عمر ؓسے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم سے ایمان کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا ایما ن یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتا بوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت پر اور اس پر کہ ہر اچھی اور بری چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے وابستہ ہے ۔ (27)
تقدیر پر ایمان انسان کو حرص و طمع اور لمبی امیدیں باندھنے سے بھی محفوظ رکھتا ہے کیونکہ جب انسان کو یقین ہو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے مقرر کر دہ ہے اور میں اپنے حصے سے زیادہ کوئی چیز حاصل نہیں کرسکتا تو وہ طمع ولالچ سے گریز کرنا شروع کردیتا ہے اور زیادہ سے زیادہ کے حصول کی خواہش بھی کم ہوجاتی ہے ۔

4۔ قناعت:

مایوسی کا ایک بنیادی سبب لمبی امیدیں رکھنا اور زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ اس کے خاتمے کےلئے اسلام نے اپنے ماننے والوں کو قناعت اختیار کرنے کا درس دیا ہے۔ یعنی جو کچھ میسر ہو اسی پر صابر وقانع رہنا اور بے جا خواہشوں اور نہ ختم ہونے والی امیدوں سے گریز کرنا۔ حضرت ابو ھریرہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: تونگری مال کی کثرت سے نہیں ہوتی بلکہ دل کی بے پروائی کا نام تونگری ہے (28)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اس کےلئے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی ، ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اس پر اس نے صبر کیا۔(29)

قناعت اختیار کرنے کے لئے نسخہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان ہمیشہ معاشی لحاظ سے اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھے تاکہ زیادہ کی خواہش اور حرص پیدا نہ ہو اور شکر ادا کرنے کی توفیق مل سکے۔ حضرت ابوھریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سے نیچے درجے کے لوگوں کی جانب دیکھا کرو اور اوپر کے درجے کے لوگوں کو نہ دیکھا کرو۔ اگر تم ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ گردانو گے۔(30)

5۔ قانون کی حکمرانی اور مساوات:

قانون کا بالا دست ہونا اور سب کےلئے یکساں ہونا ایک کامیاب اور ترقی یافتہ معاشرے کی علامت ہے ۔ ایسے معاشرے کے افراد کبھی احساس محرومی کا شکار نہیں ہوتے کیونکہ انصاف ، قانون اور ترقی وروزگار کے مواقع تمام شہریوں کےلئے یکساں ہوتے ہیں۔ اسلام نے اسی چیز پر زور دیا ہے جبکہ سفارش، رشوت اور اقربا پروری کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ تمام انسان برابر ہیں اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے ۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿يَأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓاْ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَاكُمْ ﴾ 31)

ا ے لوگو ! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تم کو قومیں اور قبیلے بنا دیا تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو ، بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پر ہیز گار ہو "۔

رسول کریم ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع میں فرمایا " اے لوگو ! تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے ، سنو کسی عربی کی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کی عربی پر کوئی فضلیت ہے کسی گورے کی کالے پر کوئی فضیلت ہے نہ کسی کالے کی گورے پر کوئی فضیلت ہے مگر تقویٰ سے (32)

اسلام نے حقوق وفرائض کی بنےاد پر تمام انسانوں کو برابر قرار دےا ہے کوئی شخص حسب ونسب یار نگ ونسل کی بنےاد پر کسی قانون سے مبرا نہےں اور کوئی شخص کمزور اور کم مرتبہ ہونے کی وجہ سے کسی رعاےت سے محروم نہےں قرار دےا جا سکتا ۔ اگر تمام افراد کو ےکساں حقوق اور ترقی کے مواقع دے دیئے جائیں اور عہدے صرف صلاحیت اور میرٹ کی بنیاد پر تفویض کئے جائیں تو معاشرے سے احساس محرومی کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور کوئی شخص بھی مایوسی کا شکار نہیں ہوگا۔

6۔اسلامی تعلےمات پر عمل:

مایوسی کا قلع قمع کرنے کےلئے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کو سمجھا جائے اور ان پر عمل کیا جائے ۔ اسلام نے حقوق وفرائض کا ایک متوازن نظام عطا فرمایا ہے ۔ اگر معاشرے میں موجود کچھ افراد اپنا فرض ادا نہیں کرتے تو کسی اور کی حق تلفی ہوتی ہے اور وہ محرومی کا شکار ہو کر مایوسی کی طرف چلا جاتا ہے لیکن اگر ہر ایک اپنے فرائض کو ےاد رکھے اور انکی ادائےگی کی کوشش کرے تو سب کو اپنے حقوق مل جائےں گے اور معاشرے میں امن ومحبت اور باہمی احترام کی فضا پیدا ہوگی۔

خلاصہ بحث:

مختلف وجوہ کی بنا پر ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں مایوسی کا رجحان دن بدن بڑھ رہا ہے ، جس کے نتیجے میں Depression کے مریضوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، خود کشی کے واقعات روز افزوں ہیں ، بے حسی ، غیر فعالی، احساس محرومیت اور انتقامی سوچ پروان چڑھ رہی ہے نیز تحمل ،برداشت ،قناعت ، عفو و درگزر جیسے اخلاق حسنہ سے ہم دور ہوتے جا رہے ہیں۔ماےوسی کایہ پھےلتا ہوا رحجان اسلامی تعلےمات سے دوری کا نتےجہ ہے اور اس کا واحد اوربنیادی حل یہ ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال لیں،جس میں ایمان کی مضبوطی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی ذات پر اپنا اےمان مضبوط رکھے اسی کو اپنا رازق سمجھے اور اسکی تقدیر کو اٹل سمجھے، اسکی دی ہوئی زندگی کو اسکی امانت سمجھے اور اس کے احکام اور اس کے رسول ﷺ کے مبارک اسوہ کے مطابق زندگی گزارے اور ےہ ےقےن رکھے کہ اس دنےا مےں پہنچنے والی ہر تکلیف اور مصیبت کا اجر اللہ تعالیٰ اسے اخروی زندگی میں عطافرئے گا ۔ تو انسان کبھی ماےوس نہےں ہوگا اور ہمےشہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھے گا اور جو اللہ سے اچھا گمان رکھتا ہے اور اس پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اس کو محروم نہےں فرماتا۔ رسول کرےم ﷺ کا ارشاد ہے "اگر تم اےسا تو کل کرو جیسا کہ اس کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو دےتا ہے ۔ کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو ان کا پیٹ بھرا ہوتاہے" (33)

حواشی و حوالہ جات

1 الیسوعی ، معلوف ، لوئس ، المنجد ، اردو ترجمہ عصمت ابو سلیم، مکتبہ دانیال، اردو بازار ، لاہور، ص1266

2 جالبی، جمیل، ڈاکٹر ، قومی انگریزی اردو لغت ، مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد ، طبع دوم 1994، ص797

3 ہیثمی ، علی بن ابی بکر، نور الدین ، مجمع الزوائد ، دارالکتاب العربی ، بیروت 1402ھ، 10/226

4 بخاری، محمد بن اسماعیل ، ابو عبداللہ ، الجامع الصحیح ، اردو ترجمہ :اختر شاہجہان پوری، عبدالحکیم، فرید بک سٹال ،اردو بازار لاہور ،1982ئ، 3/484

5 ترمذی محمد بن عیسیٰ ، ابو عیسیٰ ، جامع ترمذی، اردو ترجمہ ، ہزاروی ، محمد صدیق، فرید بک سٹال ، اردو بازار ، لاہور ،2001،/2 102-

6 طبرانی، سلیمان بن احمد ،ابو القاسم ، معجم کبیر، داراحیاءالتراث العربی، بیروت ، ج/25 172

7 الحدید22:57

8 طبری، محمد بن جریر ، ابو جعفر ، جامع البیان ، دارالمعرفہ ، بیروت 1409ھ، رقم الحدیث 26071

9 ابن ابی شیبہ ،عبداللہ بن محمد ، ابو بکر، المصنف ، دارالکتب العلمیہ، بیروت 1416ھ ،/6 195

10 النمل 62:27

11 ابن ماجہ، محمد بن یزید ، ابو عبداللہ ، سنن ابن ماجہ، اردو ترجمہ : اختر شاہجہان پوری، عبدالحکیم ، فرید بک سٹال ، اردو بازار لاہور ،2011ئ، 1/51

12 ابو داؤد ، سلیمان بن اشعث ، سنن ابو داؤد ، اردو ترجمہ : اختر شاہجہان پوری ، عبدالحکیم ، فرید بک سٹال ، اردو بازار لاہور 2002، ج 3، ص538

13 ہندی، علی متقی بن حسام الدین ،کنزا لعمال ، موسستہ الرسالہ، بیروت رقم الحدیث43789

14 ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابو عبداللہ ، سنن ابن ماجہ، اردو ترجمہ :اختر شاہجہان پوری ، عبدالحکیم, فرید بک سٹال، اردو بازار ، لاہور 2011ء2/401

15 Beck At, Steer R.A, Kovacs M., Garrison B, "Hopelessness and Eventual Suicide: a ten year prospective study of patients hospitalized with Suicidal ideation". AMJ Psychology 142(5) 559-63

16 القرآن 29:4

17 مسلم بن حجاج قثیری ، ابو الحسین ، صحیح مسلم ، اردو ترجمہ :سعیدی ،غلام رسول ، فرید بک سٹال ، اردو بازار ، لاہور ،2006ئ، 1/127

18 القرآن 156:7

19 القرآن 218:2

20 زمر 53:39

21 سعیدی ، غلام رسول تبیان القرآن ، فرید بک سٹال ، اردو بازار لاہور ،2005ئ، 10/281

22 احمد بن حنبل ، امام ، المسند ، مؤسستہ الرسالہ ، بیروت،1421ھ 37/45

23 بخاری، محمد بن اسماعیل ، ابو عبداللہ ، الجامع الصحیح ، اردو ترجمہ : اختر شاہ جہان پوری ، عبدالحکیم ، فرید بک سٹال ، اردو بازار ، لاہور، 1982ئ، 317-2/18
24 القرآن 151:6
25 القرآن 21:15
26 تمیمی ، احمد بن علی المثنی ، مسند ابو یعلیٰ ، دارالمامون التراث، بیروت 1404ھ، رقم الحدیث 1812
27 مسلم بن حجاج قشیری ، ابو الحسین ، صحیح مسلم، اردو ترجمہ : سعیدی ، غلام رسول، فرید بک سٹال ، اردو بازار ، لاہور 2006ئ، 1/66
28 ابن ماجہ، محمد بن یزید ، ابو عبداللہ ، سنن ابن ماجہ، اردو ترجمہ :ا ختر شاہجہان پوری، عبدالحکیم ، فرید بک سٹال ، اردو بازار،لاہور، 2001ئ، 2/537
29 ترمذی ، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ ، جامع ترمذی ،اردو ترجمہ :ہزاروی ، محمد صدیق ، فرید بک سٹال، اردو بازار ،لاہور، 2001 ء،2/107
30 ابن ماجہ ، محمد بن یزید، ابو عبداللہ ، سنن ابن ماجہ :اردو ترجمہ : اختر شاہجہان پوری ، عبدالحکیم ،فرید بک سٹال، اردو بازار لاہور،2011ئ، 2/538
31 الحجرات 13:49
32 بیہقی ، احمد بن حسین ،ابوبکر ، شعب الایمان ، دارالکتب العلمیہ، بیروت 1401ھ، 4/289
33 ابن ماجہ ، محمد بن یزید، ابو عبداللہ ، سنن ابن ماجہ،اردو ترجمہ :اختر شاہجہان پوری، عبدالحکیم ،فرید بک سٹال، اردو بازار لاہور،2011ئ، 2/543